یورپ کی فتح

فنی اعتبار سے

۴۸۶



صرف (۵) منٹ

صرف فرما کر

اس کو

بغور ملاحظہ فرمائیے

[illegible]

فقیر دعاگو حکیم خسرو شاہ نظامی

مالک شفاخانہ خادم الغربا

واقع شاہ گنج حیدرآباد دکن

ٹیلیفون نمبر

[illegible] برقی یوسف بازار [illegible] طبع ہوا

پیش لفظ

اس مجموعۂ اوراق پریشان کے متعلق جسکو ناظرین محترم کا شرف مطالعہ حاصل ہو رہا ہے۔ دو لفظ ملاحظہ فرماتے جائیے تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی واقع نہ ہو۔ اولاً یہ کہ اس رسالہ کو نقیر دعاگو نے کسی جذبۂ خودستائی کے تحت جو شرفِ انسانی کیلئے ایک معیوب ترین جذبہ ہے ہرگز ضبط تحریر میں نہیں لایا ہے اس سے بڑی اصولی کمزوری اور اخلاصِ عمل کی کوئی توہین نہیں ہو سکتی کہ جذبۂ خودستائی کے تحت اپنی کارگذاریوں کا ڈھول پیٹا جائے۔ بلکہ اس نگارش کی جو سرتاپا حقیقت النفس الامری اور ناقابلِ انکار مشاہدات بدیہی پر مشتمل ہے۔ محرک گول میز کانفرس میں پچھلے دنوں ڈاکٹر صاحبان کی یہ تحریک ہے کہ ہندوستان میں

طب یونانی کا وجود قطعی بیسود ہے۔ اور صحت عامّہ کا شعبہ ہندستانیوں کے سپرد کرنیکا نتیجہ ہے کہ ایوروید ک اور طب یونانی پر روپیہ خرچ ہو کر بالکل ضائع جا رہا ہے۔

طبّ اسلامی نے طب مغربی پر جو عظیم احسانات کئے ہیں۔ اُن کے بوجھ سے سرزمین مغرب کی گردن تا ابد جھکی رہیگی مستشرقین و محققین یورپ اس احسان کو پوری طرح تسلیم کرتے ہیں۔ طب اسلامی ہی سے ڈاکٹری نظام طب پیدا ہوا۔ بعدازاں زمانہ گذرنے پر ہمارے نکبت و ادبار اور طب مغربی کے سودائے خام نے اسکی اصل ہی کو بھلا دیا۔ نوبت یہاں تک پہونچی کہ یہ نالائق اور نااہل شاگرد اپنے استاد طب اسلامی پر جگر خراش حملے کرتا ہے۔ اور دل سوز توہینی حملے۔ اس طب کو دقیانوسی قدیم۔ فرسودہ کہکر کستا ہے۔ اور ہمارے محبوب طب اسلامی پر کچھ خرچ کرنیکو روپیہ ضائع جانے سے تعبیر کرتا ہے۔ واحسرتا یہ ضروری تھا کہ ان حالات میں اطبائے مغربی کو جتلا دیا جائے کہ طب اسلامی کے ایک ادنیٰ خادم و نام لیوا نے عملاً۔ کس

طرح بارہا فضل خداوندی سے انکو شکست فاحش دی ہے اور اس طب پر حکومت کا روپیہ خرچ ہونا ہرگز کسی طرح تضیع زر نہیں ہے تضیع وقت نہ تصور فرمائے تو ایک دو حرف فقیر دعاگو کے حالات ذاتی کے متعلق بھی ملاحظہ فرمانیکی تکلیف گوارا فرمائیے یہ آپکا خادم ایسے قدیم و عظیم المرتبت انصاری خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ جو صدیوں سے ہندوستان میں سربرآوردہ رہا۔ اور جسکے افراد سلطنت مغلیہ میں بجلدوئے خدمات جلیلہ جاگیرات اور ہفت ہزاری مناصب تک پاتے رہے۔ فقیر کے اجداد میں سے شیخ شہاب الدین احمد انصاری۔ بعہد شاہ عالم شاہ غازی ہفت ہزاری منصب پر فائز تھے۔ وہ جاگیرات اب تک فقیر دعاگو کے خاندان میں متوارثاً چلی آرہی ہیں۔ سلطنت ابد مدت آصفیہ سے فقیر دعاگو کے خاندان کو متوسل ہوکر تین نسلیں اور یوں صدی سے زاید عرصہ ہوگیا۔ فقیر دعاگو کے حقیقی دادا حضرت حکیم الحکماء علامہ شیخ محمد عبدالرحمن صاحب انصاری سیاح ممالک اسلامیہ جو ایک زبردست طبیب اعظم اور

ایک جلیل القدر شیخ طریقت تھے پیارے وطن حیدرآباد کی سرزمین میں احاطۂ نورالدین شاہ صاحب قادری میں آرمیدہ ہیں۔

میرے والد ماجد مجدد طب اسلامی لقمان الملک علامہ حکیم محمد عبدالوہاب صاحب انصاری عرف حکیم نابینا صاحب جو خدمات جلیلہ انداز اً چالیس سال کے عرصہ تک ملک و مالک کی بجا لائے وہ اظہر من الشمس ہیں۔ اور اُن سے کون انکار کرسکتا ہے۔ فقیر دعاگو نے کتب ابتدائی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم و مغفور صدر مدرس مدرسہ نظامیہ سے پڑہیں۔ اور جمیع علوم معقول و منقول درس نظامیہ کی تکمیل حضرت مولانا نذیر حسن صاحب محدث گنگوہی مرحوم سے کرنیکے بعد فن طب کی تکمیل حضرت والد ماجد قبلہ سے کی اور ۱۳۲۸ھ میں سند تکمیل طب میرے بعض اور ہم درس تلامذہ کے ساتھ مجھے بھی باقاعدہ مرحمت ہوئی۔ حضرت والد ماجد قبلہ کے ہمراہ بعد تکمیل طب سات سال کے عرصہ تک شہر بمبئی۔ پونہ و شولاپور میں مطب کرکے کئی سال اپنے ماموں حکیم محسن صاحب انصاری شاگرد حاجی حاذق الملک حکیم عبدالمجید صاحب دہلوی کیساتھ

شہر گورکھ پور میں مطب کا سلسلہ رہا۔ بعدازاں دعاگو نے دو ڈھائی سال سے زیادہ عرصہ تک دہلی جیسے مقام میں جو صدیوں سے مرکز اطباء ہے۔ اس قدر کامیاب مطب کیا کہ قلیل مدت میں متعدد والیان ملک مثل مہاراجہ صاحب ریاست نابھہ۔ راجہ صاحب ریاست منڈی۔ راجہ صاحب بجاور اسٹیٹ وغیرہ کے معرکتہ الآرا علاجات کرنیکے علاوہ رنگون جیسے دُور دراز مقام پر فقیر دعاگو کو ایک مایوس العلاج مریض دق کے معالجہ کیلئے دو ماہ کے واسطے ؁ دو سو روپیہ روزآنہ فیس پر طلب کیا گیا۔ اور مراجعت رنگون کے بعد ہی ہزہائنس سابق مہاراجہ صاحب نابھا۔ اور میاں سر محمد شفیع صاحب مرحوم ممبر گزیکٹو کونسل وزیر ومشیر قانونی حضور وائسرائے بہادر نے فقیر کو اپنا معالج خاندانی ومشیر طبی متعین کیا۔

تقریباً سات سال سے فقیر دعاگو بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن میں جو فقیر کا مولد ومنشاء وجائے نشو نما ہے۔ مطب شروع کیا۔ اور اپنی زندگی بالکلیہ مفلس ونادار بے معاش وبیکس مرضاء کی

خدمت اور اُن کو مفت طبی امداد مہیا کرنے اور بخشش قیمت ادویات یا بلاقیمت دینے کیلئے وقف کردی اور اس اثناء میں اڑہائی لاکھ سے زیادہ مرضاء کو جن میں ممالک محروسہ سرکار عالی کے تمام اضلاع کے مرضاء کے علاوہ علاقہ بمبئی۔ مدراس۔ کرنول۔ صوبہ برار اور کلکتہ جیسے دُور دراز کے مرضاء بھی شامل ہیں ادویات بلا قیمت۔ فقیر کے دواخانہ خادم الغربا سے دیجا چکی ہیں تمام مریضوں کے نام و پتے اور مکمل نسخے باقاعدہ رجسٹروں میں لکھے ہوئے موجود ہیں۔ جن کو ملاحظہ کر سکنے کا اذن عام ہے اور روزانہ اوسطاً (٦٠) (٧٠) مرضاء کو بلاناغہ ادویات قیمتی مفت دیجاتی ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اس اثناء میں یہ غریبوں کا خادم اپنے وطن حیدرآباد دکن کے طبقۂ امراء کی خدمات نہ بجا لا سکا۔ اولاً اسلئے کہ طبقۂ امراء کو جب تک اُن کا کیسۂ زر پُر ہے۔ لائق سے لائق اطباء کی کیا کمی دوسرے امراء کے مرض پندار و غرور کو اس طرز عمل کی کڑوی کسیلی دوا بھلا کب گوارہ ہو سکتی ہے۔ کہ خادم غرباء فقیر کے مطب

ہیں غریب مفلس و نادار مرضاء کے مساوی اُن کو بھی سمجھا جاکر اُن کے ساتھ کوئی ترجیحی و امتیازی کارروائی نہیں کیجاتی۔ حالانکہ اس کے برخلاف بعض دنی الطبع۔وید نام کنندۂ حکیماں افراد کی بیجا خوشامدانہ تملّق وچاپلوسی کے خوگر یہ لوگ ہوا کرتے ہیں۔ اگر یہ بدخلقی اور عادت بد ہے۔ تو فقیر اس میں مبتلا ہے اور مبتلا رہے گا۔

شعر

نبھے گا کس طرح میرا ری پیکر سے یارانہ
وہ سنگین دل۔میں سودائی۔وہ بے پروا۔میں دیوانہ

تیرے اس فقیر نے کبھی ذرا برابر کوئی کوشش طبقۂ امراء میں رسائی کی مطلق نہ کی نہ میرے جنون خدمت غرباء نے اس کی مہلت مجھے دی۔ مصرعہ

"در کوئے نیک نامی مارا گذر نہ دادند"

البتہ اس اثناء میں بیرون ملک۔ فقیر کو ہز ہائنس ریجنٹ مہارانی صاحبہ نابھا اسٹیٹ اور مہاراجہ صاحب

ٹیکم گڑھ نے بحیثیت طبیب شاہی بیش قرار مشاہروں پر ملازم رکھنا چاہا۔ مگر فقیر نے چونکہ اب اپنی زندگی خاص اپنے پیارے وطن ملک دکن کے غربا کے واسطے وقف کردی ہے اس لئے بیرون ملک دکن ملازمت کو چاہے مالی و اعزازی اعتبار سے کیسی ہی وقیع ہو منافی خدمت وطن سمجھکر صاف انکار کردیا ہے۔ اس آپکے خادم کی مختصر روئداد حیات اب ناظرین محترم سے استدعائے دعا ہے کہ۔

"ایں آورہ کوئے بتاں آوارہ تر با دا"

یورپ کی فتح

فنی اعتبار سے

تقریباً تین سال پہلے کا ذکر ہے کہ۔ دعا گو فقیر عازم یورپ تھا۔ سب سے پہلے ویانا (پایۂ تخت آسٹریا) میں ٹھہرنا چاہتا تھا۔ تاکہ وہاں کے ڈاکٹروں کے روبرو **روح الذہب** (سونے کا جوہر) پیش کر کے استدعا کی جائے کہ اس کو بطور بلا آپریشن پتھری توڑ دوا کے چاہے وہ پتھری گردے و مثانہ کی ہو۔ یا پتے کی۔ اور بطور بلا آپریشن شافی علاج **اپنڈی سائیٹس** کے اور اعادہ شباب کی بے مثل دوا ہونے کے باعث ان امراض کے مبتلا لوگوں کو استعمال کرا کے اگر مشاہدہ کی بے لاگ کسوٹی پر روح الذہب کے یہی اثرات ان کے تجربوں میں آجائیں تو انصافاً اس کی تصدیق کریں۔ ایسی تصدیق کے حصول کے بعد فرانس و جرمنی کے کے ڈاکٹروں کے روبرو وہ تصدیق اور دوا پیش کی جائے۔ کہ ان ممالک کے ڈاکٹر بھی اس کو تجربہ کی کسوٹی پر کس کر پرکھ لیں۔ بعد ازاں لندن سے ہوتا ہوا

واپسی میں مقامات مقدسہ کی زیارت کا شرف حاصل کرکے اپنے محبوب وطن حیدرآباد دکن میں پھر خدمت خلق کی خاطر حاضر ہو جاوں۔ اور اسطرح بطور ایک حقیر نمایندہ طب اسلامی کے فضل خداوندی سے ہماری محبوب طب کے تفوق اور برتری کا سکہ تمام ممالک یورپ میں بٹھلادوں اور اپنے ملک و مالک کی خدمت بھی اسطرح کرگزروں کہ میرے **سلطان ذی شان** جو حقیقی معنوں میں **سلطان العلوم** ہیں ان کی مرحمت خسروانہ جس طریقہ طب کے سر پر سایہ گستر ہے۔ اور مالک دایما ان کے سایہ ہما پایہ کو برقرار رکھے۔ اس طب کا ایک ادنیٰ خادم اور اپنے بادشاہ کی رعیت کا ایک ہیچمدار فرد الحمدللہ یورپ کی ترقی یافتہ طب کے مقابلہ میں اس بات کو ثابت کرسکتا ہے کہ ہمارے علم الادویہ کی بے پایاں وسعت نے چونکہ آپریشن کا اکثر کام ادویہ سے نکال لیا ہے۔ اس لیے جن امراض میں بلا آپریشن بظاہر صحت محال نظر آتی ہو ان ہی امراض کو صرف دوا سے صحت کامل ہو جاوے۔

مگر اس اثنا میں اقتصادی زلزلہ نے تمام کرہ ارض کو اسطرح محیط کرلیا کہ افراد کے گھروں سے گزر کر تمام اقوام امم عالم اسمیں گرفتار ہوگئیں۔ اسلیے یہ عزم عمل کی تشکیل اختیار نہ کرسکا۔ اور مشیت ایزدی نے اس ارادہ کے التوا پر مجبور فرمادیا۔ کہ یکایک رجب ۱۳۵۲ھ میں ایک واقعہ نے یورپ کو حیدرآباد میں بلالیا۔ اور جو کام گراں خرچ سفر یورپ میں

نگاہ التفات مد نظر تھا۔ اسکو بآسانی اس کی شان ارحم الراحمین نے جسکے بغیر حکم ایک ذرہ وجود بھی حرکت کی مجال نہیں رکھتا۔ اسکے اسباب مہیا فرما کر بڑی حد تک گھر بیٹھے پورا کر دیا۔ گراں خاطری نہ ہو تو آپ کی حلم و دوستی سے ملتجی ہوں کہ واقعہ ذیل جو خدمت فن طب اسلامی کی ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ چند منٹ صرف فرما کر بغور ملاحظہ فرمائیے:۔

"اخبار بیں طبقہ کو یاد ہوگا کہ تقریباً چھ ماہ قبل تمام اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ مہارانی صاحبہ نیپال کی آپریشن کیلئے تمام براعظم یورپ کے چند منتخب ڈاکٹر جنہیں خاص لندن کے بہت اعلیٰ طبقہ کے ڈاکٹروں میں سے ایک سر کا خطاب رکھنے والے ڈاکٹر صاحب بھی تھے۔ بذریعہ ہوائی جہاز بیحد گراں فیس دیکر بمبئی بلوائے گئے تھے۔ اس خبر سے مطلع ہو کر عالیجناب راجہ بہادر **وینکٹ راما ریڈی صاحب** او۔بی۔ای۔ **کوتوال بلدہ** نے اپنی اہلیہ محترمہ کو جنکی پتے میں پتھری ہونیکی باعث شدید درد کے دورے پڑتے تھے۔ ان براعظم یورپ کے منتخب ڈاکٹروں کی رائے سے فایدہ حاصل کرنے بمبئی روانہ فرمادیا۔ ان ڈاکٹروں کی یہ قطعی رائے قرار پاگئی کہ آپریشن ناگزیر ہے۔ اور پھر اس کے صحت محال۔ اور آپریشن کی خطرناکی کو گوارا کرتے ہوئے بھی وہ اس بات کے ذمہ دار نہیں ہیں گے کہ درد میں افاقہ ضرور ہو جائیگا۔ یا پھر دوبارہ پتھری پیدا نہ ہوگی۔ محترمہ رانی صاحبہ نے اس خطرہ میں پڑنا گوارا نہ فرما کر بلدہ مراجعت فرمائی۔ اسد اس ناچیز خادم خلق فقیر دعاگو کا علاج شروع ہوا

جس وقت علاج ہاتھ میں لیا گیا رانی صاحبہ کو تقریباً ہر دوسرے روز اس قدر شدت کا
درد کا دورہ ہوتا تھا کہ سوائے مارفیا کے انجکشن کے کسی چیز سے سکون نہ ہوتا تھا۔
قربان جاؤں اپنے شافی مطلق مالک کے فضل و عطا کے اوائل رجب المرجب ۱۳۵۲ھ
میں علاج شروع ہوا۔ اس کے بعد سے تادم تحریر کہ چھ سات ماہ ہو چکے درد پھر نہ ہوا
پتے کی پتھری گل گئی۔ اور درد مفقود ہو گیا۔ اسطرح گویا براعظم یورپ کے مایۂ ناز ڈاکٹروں کو
حیدرآباد دکن پیارے دکن کی سرزمین پر اس کے ایک ادنیٰ باشندہ کے
ہاتھوں شکست فاش ہو گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

طب اسلامی کی کارفرمائی

اور کاربنکل راج پھوڑے سے بلا آپریشن رہائی

ایک اور واقعہ سینئے۔ محترمہ رانی صاحبہ یعنے محل راجہ صاحب کو تو ال بلدہ کو بوجہ مرض
ذیابیطس ایک بڑا کاربنکل نکل آیا۔ جس کا دور اور محیط ایک بالشت سے کم نہ ہوگا۔ ڈاکٹر دو
نے میرے معاینہ کے دوسرے دن آپریشن لازمی قرار دیا تھا۔ کیونکہ اُن کے نزدیک کاربنکل
کا علاج بلا آپریشن گویا محال ہے۔

طلباء اسلامی کی معجز نمائی کی داد دیجیے کہ سرطان رحم کی دو پٹیوں سے آپریشن کے وقت معینہ سے قبل پھوڑا پھوٹ گیا۔ اور صرف دس یوم میں اندمال ہو کر کامل صحت ہو گئی۔

کینسر کسقدر مہیب و خطرناک مرض ہے کہ ریڈیم کا بیش بہا علاج بھی اس مرض کے متعلق قابل تشفی ثابت نہیں ہو رہا ہے۔ ایک مریضہ کی اس نامراد مرض سے شفایابی کا حال مندرجہ ذیل سپاسنامہ میں ملاحظہ فرمایئے۔

بشرف ملاحظہ عالیجناب مسیح دوراں ارسطوئے زماں حضرت حکیم مولوی محمد عبد الغنی صاحب خسرو شاہ نظامی دام اقبالہ مدظلہ العالی

پرمیشور کی قسم میں صحیح عرض کرتا ہوں کہ میری اہلیہ مسماۃ شاردا بائی دایا بلازم دواخانہ میٹھواڑہ سرکار عالی بہ عارضہ سرطان الرحم (کینسر) عرصہ دو سال سے مبتلا تھی۔ میں نے دفع مرض کیلئے بڑے بڑے ڈاکٹر و اطباء یونانی و دید صاحبان کا علاج کروایا۔ مگر مرض میں کسی قسم کا افاقہ ہونیکے بدلے مرض میں اضافہ ہوتا رہا۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی بالآخر جنرل ہسپتال سکندرآباد۔ اور جنرل دواخانہ عثمانیہ سرکار عالی میں بھی رجوع کروایا ڈاکٹروں نے بوجہ تجاوز مرض آپریشن کرنے سے انکار کیا۔ بلکہ مریضہ کی حالت کو دیکھکر لا علاج بتلا دیا تھا

مجھے ان معزز ڈاکٹروں کے یہ الفاظ سنکر میری تمام امیدیں اس مریضہ کی زندگی
سے منقطع ہو گئی تھیں۔ پرمیشور کی کرپا سے حضرت والا نے اپنے اعجاز مسیحائی سے
چند روزہ علاج میں میری مایوسی کے ادبچار کو باطل کر دکھایا۔ یا یوں کہوں کہ بےجان
جسم میں روح پھونکدی۔ اب مریضہ صحت یاب ہو گئی ہے۔ ہم ہر دو زن و شوہر
تادم زیست دست بدعا رہیں گے۔ اب تمنا ہے کہ دیگر مخلوق بھی اس چشمہ فیض سے
سیراب ہوتی رہے۔ فقط المرقوم ۲۹ آبان ۱۳۴۰ ف

شاد ابائی
دایہ دواخانہ افضل گنج

دستخط شوہر شاردابائی
ہیچ چک برار وظیفہ یاب

اپنڈی سائٹیس اعورآنت کے زائیدہ کا ورم

جس کا علاج ڈاکٹری اصول سے بلا آپریشن محال ہے۔ اس کے
متعلق دو حرف ملاحظہ فرمایئے:۔

سپاسنامہ

بخدمت شریف عالیجناب حکیم حاذق مولوی محمد عبدالغنی صاحب
خسرو شاہ نظامی انصاری خلف لقمان وقت عالیجناب فخر الحکما
علامہ محمد عبدالوہاب صاحب انصاری المعروف بہ حکیم نابینا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
سابق طبیب خاص اعلیٰحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ

بالوف التحیہ والاکرام۔ عرض ہے کہ۔ کمترین کو درد شکم کا عارضہ شدت سے تھا۔ اور اعلیٰ طبقہ کے ڈاکٹر و حکمای یونانی وغیرہ اور ویدک کا مدتوں تختہ مشق بنا رہا۔ لیکن مرض میں ترقی ہی ہوتی جاتی تھی۔ ڈاکٹر صاحبوں نے اس مرض کا نام اپنڈی سائیٹس یعنے آنت کا بڑھ جانا قرار دیا۔ اور بجز آپریشن کے اسکی اصلاح غیر ممکن تبلایا تھا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ میرے ماموں مولوی سید عبدالحی صاحب نے جناب والا کی خدمت میں رجوع ہونے پر مجھکو مجبور کیا۔ اور بفضل الٰہی جناب والا کے مسیحی معالجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں بغیر آپریشن کے میں پورا چنگا ہو گیا ہوں۔ جب تک کہ میری دوات تن میں خون کی سرخی باقی ہے۔ اور جب تک کہ میری رگ جاں مثل قلم متحرک ہے میں آپکا شکر گزار ہوں گا

اور خدائے پاک سے التجا ہے کہ میری طرح دیگر بندگان خدا بھی آپ کے فیض سے بہرہ یاب ہوتے رہیں۔ زیادہ پاس ادب فقط

سید اسمٰعیل ساکن چنچل گوڑہ حیدرآباد دکن

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

عزیزی برادر طریقت مولینا الحکیم حسن شاہ صاحب نظامی

کا فقیر تہ دل سے مشکور ہے کہ انھوں نے میرے نور چشم ابو عبداللہ محمد نظامی کا علاج بڑی ہی خوبی اور دلبستگی اور جانفشانی سے فرمایا۔ خدا انھیں ہمیشہ برگاہ سلامت رکھے۔ علاج کیا تھا ایک اعجاز تھا۔ میرا یہ نوجوان لڑکا دوران تعلیم بی۔ اے ایل ایل۔ بی۔ (Appendicitis.) یعنے ورم مصا اعور میں مبتلا ہوگیا۔ درد شکم مسلسل تھے۔ اور بیقراری از حد ہو گئی تھی۔ اس کا علاج بجز عمل جراحی عسیر تھا۔ میں نے خدا پر بھروسہ کر کے حکیم صاحب کے پاس مریض کو رجوع کروایا۔ بحمد اللہ ایک مہینہ کے اندر خدا نے اس مرض کا کاملاً ازالہ فرما دیا۔ اور ڈاکٹروں کے آراء کے برخلاف بلا عمل جراحی یہ مرض میرے نوجوان بچہ سے دور ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایسا تجربہ کار حاذق اور مسیحائے وقت حیدرآباد میں ہے۔ حکیم صاحب کا میں ہمیشہ مشکور ہوں اور مشکور رہونگا۔ دعاگو غنی شاہ نظامی

در مدحت افلاطون زماں ارسطوئے زمانہ یگانۂ روزگار مسیح ہند خسرو حکما عالیجناب معلی الالقاب حضرت محمد عبد الغنی صاحب انصاری طبیب خسروئے شاہ نظامی

نظم

کسطرح شکر تیرا کروں ربِّ ذوالمنن — مایوسیوں کا دور ہوا قلب سے محن
سم میرے حق میں تھا یہ فساد جگر نہ تھا — گویا سرِ خدنگ اجل تھا بنا ہوا
کیسی غضب کی ٹیس تھی اور کس بلا کا درد — دنبل کی سرخروئی سے چہرہ تھا میرا زرد
جراحی اس کے واسطے مہلک تھی اس قدر — سارے نقوش زندگی ہٹ کر رہے صفر
حیرت کا آئینہ تھے ہر اک ڈاکٹر طبیب — رہتی تھی روز راہ خطرناک یہاں قریب
نوراتیں آہ و زاری میں کچھ ایسی کٹ گئیں — جو پو پھٹیاں جو اس کی تھیں ساری مٹ گئیں
ان نا امیدیوں پہ نزول کرم ہوا — میرے مسیح ہند نے مجھ کو بچا لیا
اصلاح کی جگر کی قوی قلب کو کیا — ایسی دوا لگائی کہ دنبل بھی پھٹ گیا
قاطع ہوا مرض مجھے آرام مل گیا — غنچہ نہال عیش مسرت کا کھل گیا
رحمت خدا کی بن کے مجھے ٹھیک کر دیا — دامن شفا کے پھولوں سے واللہ بھر دیا۔
وہ کون ہیں وہ خسرو یکتا مسیح دہر — بے مثل و لاجواب و یکتا مسیح دہر

فاضل ہیں بے نظر ہیں اور باکمال ہیں — ایمان کی تو یہ ہے عدیم المثال ہیں۔
اللہ حشر تک تو انھیں سرفراز رکھ — دیدے خزانے غیب کے بندہ نواز رکھ
دشمن ہوں جتنے آپ کے وہ پائمال ہوں — انق وکن پہ آپ ہی بدر کمال ہوں
قدرت خود آپ میں ہی برنگ مجاز ہے — خم اب ذہین کی بھی جبین نیاز ہے

ذہین نظامی

اظہار حقیقت

میرا لڑکا آغا جانی انداز اً پانچ چھ مہینے تک بہت شدید بخار میں مبتلا ہو کر تقریباً دو ماہ سے زیادہ عرصہ تک حیدرآباد کے مسلمہ بہت بڑے ڈاکٹر سکندر آباد کے سرجن کے دواخانہ میں مقیم رہکر زیر علاج رہا۔ حالت دن بدن نازک ہوتے جانے پر ہم نے حضرت حکیم خسرو شاہ نظامی کی مسیحائی کی شہرت سن کر آپ کو ہاسپتال میں لیجا کر لڑکے کو دکھلایا گیا۔ جبکہ وہ کروٹ بھی نہیں لے سکتا تھا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ کسی ڈاکٹر نے تشخیص نہیں کی ہے۔ انشاء اللہ بچہ اچھا ہو جائیگا۔ مگر اس کو ہاسپتال سے منتقل کر دیجیے۔ غرضکہ حضرت کا علاج شروع کیا گیا۔ اور خدا شاہد ہے کہ

پندرہ بیس روز کے قلیل عرصہ میں بچہ نہ صرف اٹھ بیٹھا۔ بلکہ کئی فرلانگ پیدل چہل قدمی کرنے کے قابل ہوگیا۔ اور دو ماہ میں کامل صحت پائی۔ بہ طور اظہار حقیقت نفس الامری یہ چند سطور لکھ دیے گئے ہیں۔ فقط۔ سید محمد یٰسین منصبدار و مقطعہ دار ساکن محلہ جام باغ

اختلال دماغی کا نایاب علاج

از حیدر آباد دکن ۲۲ رجب المرجب ۱۳۵۰ھ

میرے دوست حبیب اللہ خاں صاحب بدآیونی کے والد ماجد کو عارضہ اختلال دماغی زمانہ سے تھا۔ اپنے علاج کی غرض سے بیس اعلیٰحضرت سراج الفقرا خسرو شاہ نظامی مدظلہ العالی کے یہاں رجوع تھا۔ حضرت موصوف نے بغیر اس کے کہ مریض کا معاینہ کیا ہو دوا تجویز فرما کر بیس یوم کی دوا جواہر مہرہ شاہی مرحمت فرمایا۔ جس سے بہ فضل خدا مرض کا ازالہ ہوگیا یہ چند کلمہ بہ طور اظہار نفس الامر لکھ دیے گئے۔

محمد عبدالقادر بدآیونی

اشعار مدحیہ

در مدح راس الغربا فخر الحکما حضرت مولانا حکیم خسرو شاہ نظامی صاحب دام علاہم

خسرو کا لفظ شانِ نظامی سے گر ملے | پیدا ہو اُن کا نام جو مرد کریم ہیں

خواجہ کے ہیں مرید ہمارے وہ پیر ہیں | مشہور نامور وہ دکن میں حکیم ہیں

ان کے مطب سے فائدے پہونچے ہیں بے شمار | احسانمند ان کے مریض سقیم ہیں

کرتے ہیں مفت بیکس و نادار کا علاج | کیا نیک نیت اور طبیب عظیم ہیں

اپنے پدر کی طرح اطبا میں ہیں یہ فرد | یعنے کہ ان کے باپ حکیم قدیم ہیں

خواجہ حسن نظامی دالاشرف کے بعد | وہ بے نظیر عارف رب رحیم ہیں

کیا ان کا فیض طب و تصوف ہے آجکل | دیتے دعائیں ان کو غریب و یتیم ہیں

وہ یوسف عزیز ہیں خواجہ کے اے عزیز

مقبول بارگاہ خدا اے کریم ہیں

پیشکش عقیدت کیش عبد العزیز صدیقی مولوی فاضل پنجاب و فاضل دیوبند

مکرم و محترم عالیجناب حکیم محمد عبدالغنی صاحب انصاری خسرو شاہ نظامی مدظلہ

مسلّم - آپنے جس خاص دلچسپی اور محنت سے غوث محمد خلف نور محمد نظامی مرحوم کا علاج تپ دق کیا ہے۔ اس کے اعادہ شکریہ کے لئے الفاظ نہیں ملتے - یہ لڑکا عرصہ ۶ سال سے اس مرض مہلک کا شکار بنا ہوا تھا - اور امید زیست کی نہ تھی - پوست و استخوان باقی رہ گئے تھے - کمر میں خم آگیا تھا - ناک منھ - اور پیشاب سے خون آیا کرتا تھا - متعدد حکما اور ڈاکٹروں کا علاج رہا - چنانچہ ہسپتال سکندرآباد ڈاکٹر کرلوسکر - ڈاکٹر کیخسرو - و ڈاکٹر فرزر وغیرہ سے ان کا علاج کیا - کوئی فایدہ نہیں ہوا - بلکہ مرض بڑھتا گیا - مدن پلی ان کو روانہ کرنے کا خیال تھا - مگر وہاں سے سخت مریض کو شرکت کی اجازت نہیں دی گئی -

وقت بخت کی بات ہے کہ جناب نے ایسے مریض کا معالجہ کیا اور وہ صحتیاب ہوا - خدا آپ کے ہات میں اس سے زیادہ شفا عطا فرمائے

آمین

خاکسار محمد عبدالرووف درویش

سپاسنامہ

بخدمت شریف جناب مسیح زماں معنوی محمد عبدالغنی خسرو شاہ نظامی صاحب انصاری خلف لقمان وقت عالیجناب فخر الحکما علامہ محمد عبدالوہاب المعروف بہ حکیم نابینا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سابق طبیب خاص علیحضرت جنت مکاں نظام علیہ الرحمہ

عرض ہے کہ کمترین کا فرزند عمر ۱۱ سالہ قریب ڈیڑھ سال سے بخار میں مبتلا تھا۔ بخار ظاہرہ جسم پر نہیں آتا تھا۔ بلکہ اندر ہی اندر گوشت کو گلاتا رہا۔ علاوہ اس کے مہینے ڈیڑھ مہینے کے فاصلہ سے اس قسم کا دورہ ہوتا تھا۔ کہ غذا یعنے کھانا کھایا جانا رک جاتا۔ اس کے بعد دو تین دن تک روٹی یا دودھ وغیرہ پر گزارا تھا۔ بعد ازاں دودھ وغیرہ تک رک جاتا۔ یہاں تک کہ دوا زبان کو لگتے ہی قے کر لیتا تھا۔ ایسی حالت میں اعلیٰ طبقہ کے یونانی حکما کے زیر علاج رکھنا بے سود ہوتا رہا۔ بلدہ حیدرآباد دکن میں سرکاری دواخانوں میں اور دیگر خانگی ڈاکٹروں کی تشخیص کرائی گئی۔ تمام ڈاکٹروں کی رائے میں کوئی مرض نہیں بتلایا گیا۔ مریض کی حالت ایسی زبون تھی۔ مگر ڈاکٹروں کی تشخیص میں کوئی مرض نہیں برآمد ہوا تھا۔ مجبوری بہوت پلیہ کا بھی عمل کے ذریعہ علاج کرا کر نتیجہ موافق نہیں پایا

لیکن خدا کا شکر ہیکہ اس اثنا میں جناب والا کی خدمت میں رجوع کرایا گیا۔ اور بفضل الٰہی جناب والا کے مسیحائی معالجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں اچھا ہو گیا۔ صرف دو خوراک دوا سے تھے جس دوا ابھی نہیں پچی تھی۔ بند ہو گئی۔ جبتک میں زندہ رہونگا مدت العمر میں اور میرا لڑکا آپکے شکر گزار رہیں گے۔ خدائے پاک سے التجا ہیکہ میرے لڑکے کی طرح دیگر بندگان خدا بھی بہرہ یاب ہوتے رہیں۔ زیادہ پاس ادب۔ فقط المرقوم یکم امرداد ۱۳۴۱ ف م ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ گذرانیدہ خاکسار بازارایزناساہوکی قصبہ تو ریاں العلقہ شمالی ضلع اطراف بلدہ

طب یونانی کی معجز نمائی

ابھی چند روز کا واقعہ ہے کہ تقریباً ایک ماہ سے مجھے بخار بشدت تھا حسب عادت حیدر آباد کے ایک ممتاز ترین ڈاکٹر صاحب کے زیر علاج رہا لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی اواخر ماہ ذیحجہ الحرام ۱۳۵۲ھ میں تو یہ نوبت ہو گئی کہ بخار کے ساتھ ہچکی اور تقے کو قرار نہ تھا جس کی بدولت رفتہ رفتہ ہوش و حواس غائب اور ہات پاؤں سرد ہو گئے۔ اور میرے عزیز واقارب میری زندگی سے ناامید ہو گئے تھے۔ اس نازک موقع پر میرے ایک عزیز نے جناب مولوی حکیم محمد عبد الغنی صاحب انصاری خسر شاہ نظامی خلف علامہ حکیم محمد عبد الوہاب

ملقب بہ حکیم نابینا صاحب طبیب سابق حضور نظام خلد اللہ ملکہ کو بلالایا۔ موصوف نے بہ طیب خاطر تشخیص فرما کر اپنی معجز نما جواہر دار گراں قدر ادویہ عنایت فرمایا شکر خدا کہ ایک ہی خوراک سے ہچکی میں افاقہ مثلی مفقود اور ہاتھ پاوں میں گرمی آگئی۔ اور میرے حواس درست ہو گئے۔ اور چند روزہ علاج سے شافی مطلق نے مجھے صحت کاملہ عطا فرمائی۔

میں جناب حکیم صاحب معز کا دل ممنون ہونگا انھوں نے اپنے معجز نما علاج اور قیمتی سے قیمتی ادویات (جو شاید ہی کسی حیدرآبادی طبیب کے پاس موجود ہوں) اور خاص توجہ وہمدردی سے مجھ نیمجان میں زندگی کی تازہ روح پھونکدی۔ اور میرا سیدھا ہات جس کو مذکورہ ڈاکٹر صاحب نے انجکشن دے دیکر مواد آلود بنا دیا تھا۔ اس کو بھی محترم حکیم صاحب نے بلا آپریشن اچھا کر دیا۔

آخر میں پبلک سے اپیل کرتا ہونکہ وہ ایسے تجربہ کار طبیب حاذق اور ہمدرد خلایق حکیم صاحب سے رجوع ہو کر ان کے نت نئے طریق علاج اور بیش قیمت جواہر دار ادویات سے استفادہ حاصل کریں۔ فقط المرقوم ۱۰ ر صفر المظفر ۱۳۵۱ھ

میر عاشق حسین خاں منصبدار

وجاگیردار ترکاپلی

طبِ مغربی کے ردِ عمل کی ہولناکی

اور

طبِ اسلامی کی معجز نمائی سے شفایابی

ڈاکٹری کے دالادہ شیفتہ حضرات برا نہ مانیں تو ایک حال ہیں گزرا ہوا واقعہ عرض کیا جائے۔ ہنمنت راؤ صاحب جو راجہ بہادر وینکٹ رام ریڈی صاحب کوتوال بلدہ کی پیشی میں کام کرتے ہیں۔ انکی اہلیہ کو کسی ڈاکٹر صاحب نے سلوسن (۶۰۶) کی پچکاری معمولی خارش کیلئے کر دی جس کا اس قدر شدید ردِ عمل ہوا کہ تمام جسم حد سے زیادہ متورم ہو کر جا بجا سے شدت ورم سے شق ہو گیا۔ ورم کی کثرت سے آنکھیں تقریباً بند ہو گئیں۔ اسکے بعد اس ورم میں سخت تعفن پیدا ہو کر تمام جسم میں پاؤ انچ جگہ خالی نہ رہی کہ جہاں پیپ نہ بھر گیا ہو۔ شدید سے شدید چیچک میں بھی آبلوں کے درمیان کچھ ذرا سی جگہ ضرور خالی رہتی ہے مگر غریب مریضہ کا تمام جسم گویا یکسر پھوڑا بن گیا۔ یہاں تک کہ آنکھوں کے پپوٹوں سے تک پیپ بہہ رہا تھا۔ اور تعفن کا یہ عالم تھا کہ الامان الحفیظ ذرا تصور کی آنکھوں کے سامنے اس منظر کو لا کر مریضہ کے قریب وہ پہنچیے

کا خود اندازہ فرمالیجئے بلدہ کے بڑے بڑے سربرآوردہ اور مشہور ڈاکٹر مثل ڈاکٹر کورلا والا صاحب اور ڈاکٹر نائیڈو صاحب نے مریضہ کو دیکھکر اس لئے مایوسی ظاہر کردی کہ سلورسن کے ردعمل کیواسطے سوڈیم کی وریدی پچکاری کرنیکے لئے کثرت ورم اور شدت تعفن کے باعث ورید کا پتہ چلنا ہی دشوار تھا۔ آخر کار ہنمنت راؤ صاحب نے علاج اس خادم خلق فقیر کے سپرد کیا۔ تفصیلات میں جانیکی کیا ضرورت ہے مختصر نتیجہ سُن لیجیے کہ صرف چالیس یوم میں مریضہ کو شفاء کلّی ہوگئی اور سر سے پیر تک نئی جلد تیار ہوگئی۔ آپ انصافاً فرمایئے کہ کونسے طریقہ علاج کو برتری حاصل ہے۔

سیاسنا برص جیسے موذی مرض کے متعلق

بہ پیشگاہِ حضرت عظیم المرتبت مجیب مشہد طبیب مسیح دوراں حکیم خسرو نظامی شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی

میری لڑکی فاطمہ بی کے پشت اور اکثر حصہ جسم پر برص کے بہت بڑے بڑے داغ تھے۔ غربت کے باوجود میں نے حتی الوسع کوئی دقیقہ انکے علاج کا اُٹھا نہ رکھا۔ مگر کوئی افاقہ ذرا بھی نہ معلوم ہوا۔ میں نے حضرت کی غربا نوازی کی شہرت سنی اور یہ معلوم ہونیکے بعد کہ حضرت مفلوک الحال اور غریب لوگونکو بیش قیمت

اور بے بہا ادویہ بالکل مفت مرحمت فرماتے ہیں اور روزانہ پچاس ساٹھ سے
لیکر سو ڈیڑھ سو مریضوں تک کو بیش بہا ادویات آپکے شفاخانہ خادم الغربا سے
بلا قیمت تقسیم ہوتی ہیں۔ میں نے بھی اپنی لڑکی کو رجوع کرایا۔ سبحان اللہ سبحان اللہ
یہ سنا جاتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قوت روحانی سے جذام اور کوڑھ کو
اچھا کر دیتے تھے۔ مگر میری لڑکی کے بارے میں میں نے آنکھ سے دیکھ لی صرف
تیس ۳۰ یوم کی قلیل مدت میں تمام داغوں کا رنگ تبدیل ہو کر گہرا سُرخ ہو گیا
اور ایک ماہ میں نصف کے قریب اصل جلد کا رنگ ان میں نمودار ہونے لگا
یہی رفتار شفا رہی تو مجھے قوی اُمید ہے کہ اور ایک ماہ میں لڑکی کو صحت
کامل یقیناً حضرت کے دست فیض اثر سے ہو جائیگی۔ اس دست شفا کے میں دو
وجوہات سمجھتا ہوں۔ ایک تو آپکا محض للہ بہت قیمتی ادویات غربا کو مفت تقسیم کرنا
دوسرے خود آپکا اعلیٰ تقدس اور غیر معمولی روحانی قوت میں نے خود بھی
حضرت کے مطب میں اس کا مشاہدہ کیا ہے کہ آپنے توجہ روحانی سے بہت سے
سخت مریضوں کو محض سلب مرض سے اچھا کر دیا۔ آپ میں دونوں باتیں جمع ہیں
فن طب میں غیر معمولی تبحر اور اجتہادی مرتبہ اور دوسرے بحیثیت ایک روحانی
پیشوا اور بیشمار مریدوں کے رہنما ہونیکے آپکا تقدس اور قوت روحانی اللہ تعالیٰ
یوماً فیوماً حضرت کے مراتب میں زیادتی فرمائے اور آپکا سایۂ رحمت ہم غربا کے
سروں پر دیر گاہ قایم رکھے۔ راقم محمد یوسف۔ ساکن درگاہ محمد حسین شاہ صاحب رح

چھوٹے بچوں کا معجز نما علاج

بخدمت فیض درجت ارسطوئے دوران افلاطون زمان حکیم حاذق طبیب ہمدرد خلائق عالیجناب فیضمآب مولانا مولوی حکیم محمد عبدالغنی صاحب انصاری الملقب بہ خسرو شاہ نظامی خلف علامۂ وقت حکیم مولوی ابومحمد عبدالوہاب صاحب انصاری طبیب خاص سابق حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ دام فیوضہٗ

السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ

میں آپ کے ان احسانات کا جو ایک ہمدرد خلائق طبیب حاذق کی حیثیت سے تقریباً عرصہ پانچ سال سے خالصتہً للہ میرا اور میرے اہل وعیال کا خاص توجہ اور ہمدردی سے علاج فرمایا اور قادر مطلق نے دق جیسے موذی مرض سے آپ ہی کے دست شفا سے میری اہلیہ کو شفا عطا فرمائی جسکا آج سے تین سال پہلے میں نے اخبار "صحیفہ" میں بھی اعلان کیا تھا۔ اور اب بھی جبکہ آپ نے میرے ڈیڑھ سالہ بچے کا جس کو سرخ باد جیسا مہلک مرض ہوگیا تھا

جس خوبی اور توجہ و انہماک سے علاج فرمایا۔ اور آناً فاناً دیعنے چار وز کے قلیل عرصہ) میں اپنی روحانی قوت سلب مرض سے اچھا کردیا۔ شکریہ ادا کرتا ہوں اور میرے دوسرے خورد سال بچے جو موسمی بخار اور کھانسی اور عادتی قبض وغیرہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان کو آپ کے مجوزہ حب اکسیر اطفال استعمال کراتا ہوں جو فی الحقیقت اکسیر کا کام کرتی ہیں۔ اور بچے چند ساعت کے اندر اندر کھیلنے کودنے لگ جاتے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ آپ کی قابل قدر گراں قیمت دوائی ہر بال بچے والے گھر میں رہنا ایک نعمت غیر مترقبہ سے ہے جس سے نہ صرف والدین کی پریشانی دُور ہوتی ہے۔ بلکہ بچوں کی بھی جان سلامت رہتی ہے۔

حیدر آباد میں آپ کا وجود مغتنمات ہے۔ اگر پبلک آپ کے بے بدل اور معجز نما علاج اور بیش قیمت جواہر دار ادویات سے استفادہ نہ کرے۔ اور اپنے اہل وعیال کی حفاظت نہ کرے تو اس کا اپنا قصور کیونکہ آپ کے پاس تو ہر امیر و غریب دونوں برابر ہیں۔ اور وہی ادویہ جو ذی استطاعت اصحاب کو قیمتہً دی جاتی ہیں۔ وہی غربا کو خالصتہً مفت عطا کی جاتی ہیں

خاکسار

محمد تراب علی خان خوشنویس

اخبارات کے دلچسپ اقتباسات

"اخبار حقیقت لکھنو" اپنی متعدد اشاعتوں

"میں جن حقیقت افروز واقعات کا اظہار کیا ہے اور"

"مسٹر انیس احمد اڈیٹر اخبار کے اڈیٹوریل نوٹ کا اقتباس حسب ذیل ہے:-"

اہالیان لکھنو کو مژدہ (سہ شنبہ ۲۰ جون ۱۹۳۳ء) دہلی کے نامور طبیب جناب حکیم نابینا صاحب (بجا در اعظم جناب ڈاکٹر انصاری صاحب) کے صاحبزادہ جناب حکیم خسرو شاہ نظامی صاحب چند ہفتوں سے خان بہادر نواب محمد علی خاں صاحب تعلقدار پیح آباد کی بہو کا علاج کرنے کی غرض سے لکھنو میں ڈاکٹر عبدالعلی خاں متصل آغا میر پارک کی کوٹھی میں مقیم ہیں۔ اور حکیم صاحب کی موجودگی سے فایدہ اٹھا کر بہت سے مرضا آپ سے فیض حاصل کر رہے ہیں حکیم صاحب بعض معرکتہ الآراء علاج کیے ہیں۔ اور بکثرت غربا کو مفت ادویات تقسیم کیں۔ ابھی دو چار روز اور حکیم صاحب کا قیام لکھنو میں رہیگا۔

شیخ مجتبیٰ احمد بی۔ ایس۔ سی (علیگ)، لکھتے ہیں:-

جناب من! موجودہ زمانہ کے مشہور نباض اور ہندوستان کے

مایہ ناز مجدد طب جناب لقمان الملک حکیم محمد عبدالوہاب صاحب انصاری عرف حکیم صاحب سابق طبیب خاص حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ" کے صاحبزادے جناب حکیم خسرو شاہ صاحب نظامی آج کل چند روز کیلئے لکھنو تشریف لائے ہیں۔ اور ان کا قیام دولتکدہ جناب ڈاکٹر خان جرمنی واقع سرائے آغا میر متصل مدرسہ تعلیم الاسلام میں ہے۔

ڈاکٹر موصوف کی بدولت یہ مغتنم موقع باشندگان لکھنو کو جناب حکیم صاحب کے مجربات سے مستفید ہونے کا حاصل ہوا۔ ابھی چند روز پیشتر حکیم صاحب موصوف یہاں تشریف لائے تھے۔ اور ڈاکٹر خان جرمنی کے یہاں مقیم ہوے تھے۔ اس دوران میں چند عجیب و غریب معرکہ کے علاج کیے۔ ایک تو جناب ابوسعید صاحب بی اے۔ ال۔ ال بی کی اہلیہ کا علاج تھا۔ لکھنو کے اکثر معالجوں یہاں تک کے کالج کی بھی تشخیص میں مرض لاعلاج قرار پاچکا تھا۔ ایک عرصہ سے نشست و برخاست سے معذور تھیں۔ غذا بالکل چھوٹ گئی تھی مہینوں سے علاج جاری تھا۔ مگر جناب حکیم خسرو شاہ صاحب کے علاج معجز نما سے صرف چار روز میں مریضہ بالکل تندرست ہوگئیں۔ اور غذا بھی بلاکسی پرہیز کے کھانے لگیں

اسی طرح جناب مصطفیٰ احمد صاحب تحصیلدار کی چھوٹی صاحبزادی موتی جھرہ میں مبتلا تھیں۔ بخار کی تیزی کم ہی نہ ہوتی تھی۔ مگر حکیم صاحب کی تجویز کردہ

دوا کی ایک ہی خوراک سے بخار کم ہو گیا۔ اور اب مریضہ بفضلہ بہت ہی اچھی ہے۔

خود راقم الحروف کو درد سر کا کچھ اسقدر دورہ پڑتا تھا کہ آج کئی برس سے بہت سے حکیم اور ڈاکٹروں کو لکھنو میں اور لکھنو کے باہر دکھایا۔ مگر کوئی بھی تشخیص مرض نہ کرسکا۔ اتفاق سے اسی دوران میں دورہ کے آثار پیدا ہوئے۔ ابتک کوئی دوا یہانتک کے اسپرین بھی اسکے روکنے میں مفید نہیں ہوئی تھی۔ مگر حکیم صاحب موصوف کی عطا کردہ ایک ہی خوراک سے وہ کیفیت فوری رفع ہو گئی۔

لہذا بغرض رفاہ عام یہ ایک انسانی فریضہ محسوس ہوا کہ ایسی مایہ ناز ہستی کی اطلاع بذریعہ اخبار پبلک کو دی جائے تاکہ زیادہ سے لوگ فایدہ حاصل کرسکیں۔

جناب حکیم خسرو شاہ صاحب غربا کو دوا مفت تقسیم فرماتے ہیں۔ صبح سے شام تک سرائے آغا میر میں ڈاکٹر خان کے مکان پر یہ فیض جاری رہتا ہے۔ چار پانچ روز حکیم صاحب موصوف ابھی اور مقیم رہیں گے۔ ضرورتمند اصحاب کو چاہیے کہ جلد سے جلد اس موقع سے فائدہ حاصل کریں (حقیقت لکھنو مورخہ ۲۱ جون ۱۹۳۳ء)

حیدرآبادی طبیب کی شمالی ہند میں کامیابی

اخبار صحیفہ حیدرآباد دکن اپنی اشاعت مورخہ ۵ شہریور ۱۳۴۲ ف میں لکھتا ہے

ہم حیدرآبادیوں کیلئے یہ بات قابل مسرت ہیکہ بلدہ کے مشہور و معروف ماہر و ہر دلعزیز طبیب حکیم خسرو شاہ نظامی صاحب نے لکھنو جیسے مقام میں جو صدیوں سے اطبا کا مرکز رہا ہے ایک قلیل عرصہ میں عدیم النظیر کامیابی حاصل کی۔

۷۸۶

ضمیمہ

کمال رنج وافسوس ہے کہ اس رسالہ کے شائع ہوجانے کے بعد ۱۴ ۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۳ھ کو
راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی صاحب سابق کوتوال بلدہ کی اہلیہ صاحبہ نے جن کے پتے کی پتھری
کے معرکتہ الآرا علاج کا تذکرہ اس کتاب میں ہے بعارضہ بخار موسمی مختصر علالت کے
انتقال فرمایا مگر یہ خوب ملحوظ خاطر رہے کہ جس مرض کا علاج کیا گیا تھا یعنی پتے کی پتھری
اور اسکے باعث شدید درد کے دورے اُس سے شفاء کلی ہوچکی تھی اور پھر کبھی علاج کے بعد اس مرض نے دوبارہ عود نہیں کیا۔ فقط

افضل الاشغال خدمۃ الناس

بے معاش اور بیکس و مفلس مرضاء کی

فقیر دعاگو نے اپنے پیر و مرشد سیدی و مولائی حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب قبلہ کے حسب الارشاد اپنی زندگی مفلس و نادار مرضاء کی خدمت اور انکو مفت طبی امداد مہیا کرنے اور بیش قیمت ادویات بلاقیمت دینے کیلئے وقف کردی ہے۔ بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن میں باقاعدہ مطب کرتے ہوئے فقیر دعاگو کو آٹھ سال ہوچکے اور اس اثنا میں تین لاکھ سے زاید مرضاء کو جن میں ممالک محروسہ سرکار عالی کے تمام اضلاع کے مرضاء کے علاوہ علاقہ بمبئی مدراس کرنول صوبہ برار کلکتہ وغیرہ جیسے دور دراز کے مرضاء بھی شامل ہیں ادویات بلاقیمت دیجاچکے ہیں اور روزانہ اوسطاً ساٹھ ستر سے لیکر سو ڈیڑھ سو مرضاء کو ادویات قیمتی مفت دیجاتی ہیں جنکے نام و پتے کا اندراج باقاعدہ کیا جاتا ہے اس خصوص میں فقیر نے اپنی فیس معاینہ اور آمدنی کا دو ثلث سے زاید حصہ اسی مد خیرات کیلئے وقف کردیا ہے۔ فقیر کو مہاراجہ صاحب ریاست بجاور اور مہاراجہ صاحب ریاست نابھ جنکا عرصہ تک معالج و مشیر طبی رہا۔ یہ حیثیت طبیب شاہی بیش قرار مشاہرہ پر رکھنا چاہتے تھے مگر فقیر نے ملازمت کو منافی خدمت خلق سمجھکر انکار کردیا۔ دواخانہ خادم الغربا کے اجراء سے مقصود اصلی یہی ہے کہ اسکی آمدنی کا بہت بڑا حصہ اس مد میں صرف ہو اور دعاگو کی حیات مستعار کے بعد بھی دواخانے کی آمدنی اسی کام کیلئے ان شاء اللہ المستعان وقف رہیگی اس لئے ارباب کرم کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق بنکر روح الذہب کو حسب حیثیت خرید فرماکر اپنے جسم کا حق بھی ادا کیجئے اور خدمت خلق کا ثواب بھی مفت حاصل فرمائیے۔

خادم خلق اللہ

۲۲ ربیع المحبوب سنہ ۱۳۵۳ھ

فقیر دعاگو حکیم خسرو شاہ نظامی قادری رفاعی قلندری حیدری
مالک شفاخانہ خادم ال